صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 23 دسمبر 2011ء بمطابق 27 محرم 1433 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِی الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ بِیَدِكَ الۡخَیۡرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیرٌ 0 تُولِجُ الَّیۡلَ فِی النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِی الَّیۡلِ وَتُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیم۔

(ترجمہ): کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

حلف وفاداری/ رکنیت

Mr. Speaker: I welcome Mr. Sajjadullah Khan, honorable Member elect and request him to stand in front of his seat to take oath.

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے رکنیت کا حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

(تالیاں)

Mr. Speaker: Now, I request him to sign in the roll of Members placed at the table of the Secretary Provincial Assembly.

(اس مرحلہ پر معزز رکن اسمبلی نے حاضری رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: سجاد اللہ صاحب! مبارک د شه، مبارک شه، ډیر مو مبارک شه۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کیلئے درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب 23-12-2011؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب 23-12-2011؛ عنایت اللہ خان جدون صاحب 23-12-2011؛ جناب ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 23-12-2011؛ جناب واجد علی خان صاحب 23-12-2011 تا 27-12-2011؛ جناب ہمایون خان صاحب 23-12-2011؛ راجہ فیصل زمان صاحب 23-12-2011؛ کشور کمار صاحب 23-12-2011؛ محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ 23-12-2011؛ ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب 23-12-2011 اور سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب 23-12-2011 تو:

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ ذرا ہاؤس 'کمپلیٹ' ہونے دو۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa

Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Mr. Saqibullah Khan Chamkani;
3. Hafiz Akhtar Ali; and
4. Haji Qalandar Khan Lodhi.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honorable Deputy Speaker:

1. Dr. Zakirullah Khan;
2. Mr. Muhammad Zameen Khan;
3. Mr. Saqibullah Khan Chamkani;
4. Mufti Kifayatullah;
5. Muhammad Javed Khan Abbasi and
6 Ms. Tabassum Shams.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، جو پہلے بولنا چاہیں، بسم اللہ۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! میں ایک اہم۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ضروری مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: پہ دے پسے جی، چہ تا سو۔۔۔۔

رسمی کارروائی

(لواری ٹنل، الیکشن کمیشن کے دفاتر اور لوڈشیڈنگ وغیرہ)

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ ایک انتہائی اہم مسئلہ جو کہ پورے ملک کے ساتھ ہے اور خیبر پختونخوا کیلئے تو بہت اہمیت کا ہے اور وہ یہ ہے جی کہ ہمارا ایک ضلع چترال جو ہے، بہت دور بھی ہے، مسائل بھی ہیں اور وہاں سے جب لوگ آتے ہیں تو ان کو راستے میں مختلف قسم کی تکالیف کا سامنا

کرنا پڑتا ہے، چونکہ گورنمنٹ نے وہاں پر ان لوگوں کی تکالیف کو دیکھتے ہوئے ٹنل کا انتظام کیا اور ٹنل پر کافی کام بھی ہوا، میں خود بھی ابھی گیا تھا چترال، وہاں پر ہمارا پروگرام تھا، پھر ہمیں اسی راستے سے آنا بھی پڑا اور پھر ٹنل کو اندر سے میں نے خود بھی دیکھا اور اس سفر کی خاطر ٹنل ہمارے لئے کھول دیا اور جب ہم آرہے تھے تو یقیناً وہاں پر بہت بڑا کام ہوا ہے لیکن ابھی وہ ٹنل Incomplete ہے۔ اس میں اتنا پانی کھڑا ہوتا ہے کہ وہاں پر جب آپ آجاتے ہیں تو میرے خیال میں گاڑی کا جو Bonnet ہے، کہیں کہیں اس سے اوپر بھی پانی آجاتا ہے اور اوپر سے جو راستہ ہے، وہ اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ تو اس کیلئے جی، میرے خیال میں چونکہ یہ ٹنل یا چترال کی جو خصوصیت ہے، وہ ایشیا کے ساتھ ہمارا جو بالکل ایک انتہائی قریب کا راستہ بن سکتا ہے اور پوری تجارت اسی پر ہو گی لیکن اخبارات میں تو ہم نے دیکھا کہ اس کیلئے دو ارب روپے ہیں جو ابھی ریلیز ہونگے اور ابھی اس پر کام شروع ہو گا لیکن ابھی تک تو اس پر کچھ بھی کام نہیں ہو رہا ہے اور اسی طرح التواء کا شکار ہے تو میری آپ کے توسط سے مرکزی حکومت کو بھی اور پراونشل گورنمنٹ کو بھی، کہ اس مسئلے کو اہمیت دے دیں اور ویسے بھی وہ لوگ جو ہیں، محروم یاں وہاں پر بہت زیادہ ہیں اور جتنے بھی Backward ایریاز ہیں، اس میں اگر یہ محرومیاں اس طرح ہونگی تو پھر میرے خیال میں اس ملک کی سلامتی کیلئے بھی ٹھیک نہیں ہے۔ تو میری گزارش ہو گی کہ یہاں پر پراونشل گورنمنٹ خود فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ، این ایچ اے کیساتھ رابطہ کرے اور ہمارے لئے تو یہ بھی بڑی فخر کی بات ہے اور خوشی کی بات ہے کہ این ایچ اے کا منسٹر بھی ہمارے اپنے گھر کا اور ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، ارباب عالمگیر صاحب، تو اگر یہاں پر یہ ہاؤس مناسب سمجھے اور ہم ایک قرارداد اس اسمبلی میں آج پیش کر لیں اور وفاقی حکومت سے ہم استدعا کر لیں کہ یہاں پر چونکہ پورے صوبے میں اس کیلئے بہت پریشانی ہے اور آپ مہربانی کر کے اس کیلئے فنڈ مہیا کریں تو یہ ابھی آپ ہاؤس سے پوچھیں، اگر یہ اہمیت کی بات ہے تو میرے خیال میں مناسب ہو گا کہ ہم یہاں پر اس کیلئے ایک ریزولیوشن تیار کریں اور اس پر التجاء بھی کریں اور آپ خود بھی اور گورنمنٹ بھی اس سے رابطہ کرے کہ اس پر کام جتنا جلد از جلد ہو کہ شروع ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاءاللہ جی، انشاءاللہ۔ جی نگہت اور کزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> دو تین کو آپ سن لیں تو اس کے بعد کوئی جواب آپ سے آئیگا جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آپکی توجہ چاہونگی اور دو بہت Important ایسے مسئلے ہیں کہ جن کو Immediate ضرورت ہے ایڈریس کرنے کی۔ ایک تو یہ کہ جناب سپیکر صاحب، الیکشن کمیشن جو کہ ہمارے صوبائی، پراونشل الیکشن کمیشن کا جو آفس ہے، ایک تو یہ کہ ان کا صرف ایک آفس جو کہ پشاور میں موجود ہے اور باقی Through out Province انکے جتنے آفسز ہیں، ان کے اپنے آفسز نہیں ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، یہ میں آپکے توسط سے ہمارے مرکزی الیکشن کمیشن سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ایک تو یہ کہ صوبائی الیکشن کمیشن کے جہاں جہاں پر دفاتر ہیں، ایک تو ان کو ذاتی طور پر اپنی جگہ جو ہے، ان کیلئے لیکر دی جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر صاحب، دیر چترال یا جو بھی دوسری علاقے ہیں، جہاں پر انہوں نے کرایے کے آفسز لیے ہوئے ہیں، وہاں پر کسی قسم کی کوئی بھی ان کو سہولیات نہیں ہیں جس کی وجہ سے ان کو بہت زیادہ تکلیف ہے۔ دوسری بات سر، میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ صوبائی الیکشن کمیشن کا دفتر جو ہمارے پشاور میں موجود ہے، ہم کل گئے تھے، درانی صاحب کی پارٹی کے بھی Candidates تھے اور ہماری پارٹی کے بھی Candidate تھے تو وہاں پہ جو M.P والے ہیں، انہوں نے ہمیں تو کیا کہ میڈیا وغیرہ کو بھی وہاں پہ نہیں چھوڑا، تو یا تو اس آفس کو، چونکہ یہ تو ایک سول آفس ہے اور وہاں پہ تمام Politicians کا آنا جانا لگا رہتا ہے اور Politicians کے ساتھ ساتھ وہاں پہ ظاہر ہے کہ میڈیا کا بھی آنا جانا لگا رہتا ہے، تو ان کے ساتھ انہوں نے کل بہت زیادہ بدتمیزی بھی کی ہے، یا تو اس آفس کو وہاں سے کہیں اور شفٹ کیا جائے اور یا پھر ان لوگوں کو Inform کیا جائے کہ اگر کنٹونمنٹ والے یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پہ کوئی بھی نہ آئے تو پھر سارے خیبر کو جو ہے، تو وہ کنٹونمنٹ ایریا یہاں ہم لوگ Declare کر دیں۔ دوسرا مسئلہ جناب سپیکر صاحب، یہ ہے کہ قبرستانوں کے حوالے سے ایک قرارداد بھی پڑی ہوئی ہے، تحریک التواء بھی پڑی ہے لیکن آپ کے نوٹس میں سر، جوں جوں دن گزرتے جا رہے ہیں تو قبرستانوں پہ جناب سپیکر صاحب، قبضہ مافیا جو ہے، تو وہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے سمجھ نہیں آتی اور خاص کر پشاور کے حوالے سے باقاعدہ ایک تنظیم بن چکی ہے کہ جو ان کو اب بچانے کی کوشش کر رہی ہے اور میں انکے ایک پروگرام میں شامل بھی تھی وہاں پہ سینیٹر فرحت عباس صاحبہ بھی موجود تھیں، جناب سپیکر، وہاں پہ کام یہ ہوتا ہے کہ ایک دکان کے ذریعے یعنی لوبان یا کسی پھول والے کے ذریعے جو ہے تو اس میں Entry ہو جاتی ہے اور پھر وہ جو ہے تو اس کو قبضہ کر کے پھر مہنگے داموں پہ بیچ دیا جاتا ہے۔ میں یہاں پہ جو Concerned departments ہیں، ان سے یہ درخواست کروں گی کہ وہ

تمام قبرستانوں کی، جتنے بھی ہیں، مطلب ان کی پیمائش کریں اور پھر ہر سال کے بعد ان کو دیکھا جائے کہ اس میں سے کتنا قبضہ ہو رہا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، یہ دونوں جو مسئلے ہیں، ان۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی محمد انور خان صاحب، انور خان صاحب، مختصر، مختصر جی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، چونکه درانی صاحب د لواری ټنل خبره اوکړه جی او دا دے طرف ته دیر نه شروع کیږی، هغه طرف ته چترال ته لواری ټنل، لواری غر سورے کوی اوځی۔ دیر طرف ته جی زما حلقه ده PK-91 او دے ټنل کښے چونکه چه کوم ځائے نه رااوځی، هغه زما آبائی کلے هم دے۔ شهید ذوالفقار علی بهټو چه کله دیر ته راغلے وو جی نو د دے عظیمے منصوبے افتتاح ئے کړے وه او هغه نه صرف د چترال د خلقو د پاره جی، بلکه دے طرف ته، د دواړه طرف خلقو د پاره ډیره اهمه منصوبه ده، دا یو عظیم پراجیکټ دے جی او شهید ذوالفقار علی بهټو پخپله تلے وو او د دے افتتاح ئے کړے وه۔ اوس جی، آرمی والا هلته تلی دی۔ درانی صاحب چه د کومو اوبو ذکر اوکړو، هغه اوبه خو اوس نشته دے، هغوی پکښے باجری کرش اچولے دے، هغه ټریفک پکښے روان دے۔ فیډرل گورنمنټ وائی چه مونږ ورله دوه اربه روپئ ورکړی دی خو جی دا انتهائی اهم پراجیکټ دے او خاص کر نن سبا حالات چه کوم دی، او بله جی غټه د افسوس خبره دا ده چه په دے حالاتو کښے چه هغه لواری ټنل بند شوے دے نو د چترال د پی آئی اے فلائټونه هم دوئ بند کړی دی، پته نشته چه هغوی په څه وجه بند کړی دی نو خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے جی او دا منصوبه چه کومه ده جی، دا نه صرف د چترال د پاره ده، بلکه دا د دے حکومت دغه ده چه دا ټنل به مخکښے جی په شاسلیم باندے اوځی او سنټرل ایشیاء ته به رسی۔ دا انتهائی ښه منصوبه ده جی۔ زه دے فیډرل گورنمنټ ته ستاسو وساطت سره او د زمونږ صوبائی حکومت په وساطت باندے درخواست کوم چه دے منصوبه باندے زر تر زره بیا هلته کار شروع کړے شی۔ دویمه جی زمونږ په دیر کښے د بجلئ داسے خبره ده جی چه تقریباً دریمه څلورمه ورځ ده او یو گهنټے له بجلی راشی او شل گهنټے ناروا لوډ شیډنګ دے، نو دا هم درخواست کومه جی چه کوم لوډ شیډنګ بیا ایک دم بجلی ټهیک شی او بیا ایک دم خرابه شی، پته

نشته چه دا کوم سازشونه کوی دوئ اوکومے خبرے دی چه هغه راځی او دومره غټه دغه کیږی جی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> محمد علی خان صاحب، مختصر مختصر بولیں۔ جی بسم اللہ۔

<u>جناب محمد علی خان:</u> شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما د حلقے تقریباً درے درے نیم یونین کونسله، درے خو پوره دی او څه پرے د پاسه دا تیر شوی د پینځه شپږ ورځو نه بالکل په تیاره کښے دی، بجلی بالکل یو گھنټے له هم نه راځی۔ د دوئ خو، انور خان خو خبره وکړه چه یوے گھنټے له راځی۔ دغه درے یونین کونسلو کښے بجلی مکمل بنده شوے ده۔ دوئ وئیل لوډ زیات دے او فیډرے لوډ دی، نو دا خو نه د ایم پی اے کار دے او نه د منسټر کار دے چه هغه به ځی او لوډ به کموی، دا خو واپډے واله دومره ملازمین چه دی، دا څه د پاره دی، هغه دومره ملازمین څه د پاره دی؟ میټر ریډر او ایس ډی او، سپرنټنډنټان او اسسټنټ میټر ریډر او لائن مین د هغوی کار دے چه کنډے لرے کوی، د پولیس په ذریعه باندے، پخپله باندے۔ دا درے نیم یونین کونسلو کښے خو پینځه شپږ ورځے اوشوے بجلی بند ده، هغے کښے زما خپل کلے هم شامل دے جی۔ مونږ کور کښے او مونږ کلی کښے هم دا پینځه ورځے اوشوے بجلی نشته او نورو علاقو کښے چه کوم دے د بیس گھنټو نه زیات لوډ شیډنګ کیږی۔ سپیکر صاحب! دا مسئله ورځ تر ورځه گھمبیر کیږی، خصوصاً زمونږ شبقدر سائډ ته او زمونږ تحصیل سائډ ته دے نه ډیره لویه دغه ده، څه ورځو ته تبنتیدلے وومه، په ایمان چه ورته راتلمه نه، دومره ئے تنګ کړے وومه خو د دے حل راویستل پکار دی، ګنی لاء اینډ آرډر مسئله به جوړه شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ عبدالستار خان صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه جی۔ ستار خان صاحب! ستاسو هم پکښے ؟

<u>جناب عبدالستار خان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں آج کوہستان سے جناب سجاد اللہ صاحب کو مبارکباد دوں گا کہ وہ میرے ضلع سے منتخب ہو کر اس ایوان میں آئے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ

انشاء اللہ العزیز ایک جوان کی حیثیت سے وہ کوہستان کے عوام کی خدمت کریں گے اور اس میں بھرپور رول ادا کریں گے۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر، زہ هم دے باندے خبرہ کول غواړمه، بیا پکښے لوډ شیډنګ راغلو، بیا پکښے بل راغلو نو ما چه کومه خبره کوله هغه خبره پاتے کیږی نو ما دا ریکویسټ کولو چه ما ته ټائم راکړئ۔

<u>جناب سپیکر</u>: نه د دے په ځائے بیا تاسواووایئ، ما وئیل تاسو به وائینډ اپ کوئ دوئ که نه؟

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر، دوئ خو پوره ډیرے خبرے اوکړے کنه، هغوی بیل بیل خبرے-----

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک شوه۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی مختصر، مختصر لفظوں میں بولیں۔ آپ بڑے سٹائل سے آہستہ آہستہ بولتے جاتے ہیں، یہ آپ رات بارہ بجے تک بھی ختم نہیں کریں گے۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: میں مختصر سی بات کرلوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ایوان کا بہت قیمتی وقت ہے۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: اس وقت سردیوں کا موسم ہے اور کوہستان میں جو ہماری ویلیز ہیں، مختلف علاقوں میں جس طرح بھائی چترال کی بات کررہے ہیں، اس سیلاب میں کوہستان کی مختلف وادیوں میں جو روڈز تھیں، ہماری Accessibility تھی، پیدل راستے بھی ختم ہو گئے ہیں، روڈز بھی ختم ہوئی ہیں لیکن آج ایک پریشانی یہ ہے کہ لوگ برفباری میں نہ وہاں سے نیچے میدانی علاقوں میں آسکتے ہیں نہ وہاں سے خرچہ سامان وغیرہ، وہ ادھر پہنچا سکتے ہیں تو لہذا۔----

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کیا چاہتے ہیں کہ ہیلی کاپٹر، ہیلی کاپٹر سروس شروع کی جائے؟

<u>جناب عبدالستار خان</u>: ہمارے جو فنڈز ہیں سر، میرے خیال میں میرا پرابلم نہیں ہے، جتنے بھی Flood affected اضلاع ہیں، پورے اس ہاؤس میں ان تمام ممبران کو یہ پریشانی ہے کہ اس وقت جو Flood damage میں ہمارے فنڈز ہیں، وہ سارے Ongoing schemes پہ ہیں، وہ رکے ہوئے ہیں جس

کی وجہ سے ہمارے سارے کام رکے ہوئے ہیں، ایک بات یہ ہے اور یہ پورے صوبے کی بات ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر، میں کوہستان کے حوالے سے یہ مختصر کر لوں گا کہ کوہستان سب سے زیادہ متاثر ہوا تھا لیکن آج تک وہاں متاثرین کو وطن کارڈز نہیں ملے ہیں، ہمیں فیز5 میں رکھا گیا ہے۔ تو میں گزارش کروں گا گورنمنٹ سے کہ اس میں بھی آپ ایک وہ کر لے۔ دوسرا جناب سپیکر، میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب، آنریبل بشیر بلور صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب، میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بس جی Time over۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ستاسو شکر گزار یمه. ټولو نه مخکښې ما دا ریکویسټ هغه وخت کښې په دے کولو چه زمونږ نوے ممبر صاحب مونږ سره دلته راغلو او دوئ ته مونږ ویلکم کوؤ او د هغوی چه کوم جدو جهد دے ، د هغوی تره هم، مولانا عبید الله صاحب ته خراج تحسین پیش کوؤ، خراج عقیدت پیش کوؤ چه هغوی دے هاؤس کښې ډیر ښه کردار ادا کړے وو او نن له خیره د هغوی Nephew چه دے ، مونږ سره یو ممبر دے او زه د کوهستان د عوامو د زړه د کومی شکر گزار یمه چه هغوی نن په دے حکومت اعتماد اوکړو او دے اے این پی باندے اعتماد اوکړو، دومره لوئے ووټونو سره، زیات ووټونو سره دے نن له خیره د اسمبلئ ممبر دے او مونږ د هغوی د کوهستان نه پهلا ځل په دے فخر کوؤ چه د اے این پی هلته خپل Candidate د هغے په ټکټ، د هغے په نوم، د هغے په Symbol باندے الیکشن اوکړو او اوئے ګټلو (تالیاں) او زه هغوی ته د حکومت د طرف نه مکمل یقین دهانی ورکوم چه انشاء الله څومره زما حق چه وی دے حکومت کښے نو هغے نه زیات به انشاء الله زمونږ د دے ورور حق هم وی او مونږ ته پته ده چه دا کوهستان چه دے ، دا ډیر پسمانده علاقه ده، انشاء الله هغے کښے چه څومره زیات نه زیات مونږ نه کیږی، مونږ به انشاء الله کوؤ او دا به انشاء الله همت به هم ورکړو، کار به هم ورته کوؤ او زما یقین دے انشاء الله چه د کوهستان عوامو چه کومو خلقو دوئ له ووټ ورکړے دے ، هغوی به انشاء الله دا نه وائی چه دوئ سره زیاتے شوے دے او دوئ سره څه کمے شوے دے ، انشاء الله مکمل دوئ به مونږ سپورټ کوؤ، زما دا ریکویسټ

وو۔ بل دوئ دا خبره اوکړه او دا نګهت بی بی هم خبره اوکړه چه زمونږ د الیکشن کمشنر په دے ځایونو کښے ډیر لوئے تکلیف وی، سپیکر صاحب، دا خو چه چرته داسے ځائے کښے دا کوم الیکشن کمشنر دفتر جوړ کړو چه هلته سیفټی نه وی، دا خو مونږ هر څه چه کوؤ، دا حالات داسے وی په دے وجه باندے مجبوری ده چه مونږ دا وایو چه یره دا داسے چیکنګ کیږی، هغه کنټونمنټ بورډ کښے، کنټونمنټ بورډ کښے په دے وجه باندے چه نګهت بی بی غوندے داسے Important parliamentarian هلته ځی نو د هغوی حفاظت د پاره مونږ هلته دا حالات جوړوؤ، خدائے مه کړه چه دوئ هلته داسے زمونږ چه Important parliamentarian لاړشی او خدائے مه کړه چرته داسے Blast اوشی نو بیا به مونږ دا د چرته نه پیدا کوؤ او په دے وجه باندے مونږ معذرت کوؤ د دوئ په دے تکلیف باندے۔ بله دوی خبره کړے ده د قبرستانونو۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: زه خبره اوکړومه بیا خیر دے۔۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، وہاں پہ اگر Security measures کرنے ہیں تو اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں تو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ان کو اپنا آفس دیا جائے، وہ ابھی تک کرایے کی بلڈنگز میں ہیں اور اگر وہاں حالات ایسے ہیں تو ان کو آفس دیں، خالی جگہوں پہ آفس نہیں ہے۔ باقی مجھ جیسی پارلیمنٹیرین، پارلیمنٹیرین ان کو بہت سی مل جائیں گی جناب سپیکر صاحب، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: دوسرا ہماری نگہت بی بی نے کہا کہ قبرستانوں کا مسئلہ ہے پشاور میں، میں ان کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ اس کیلئے ہم نے کمیٹی بنائی ہے، ڈی سی او صاحب اس کو ہیڈ کرتے ہیں اور میرے خیال میں جتنا کام اس حکومت نے ان قبرستانوں کے بارے میں کیا ہے اور کتنے لوگوں کو ہم نے جیل بھیجا ہے اور کتنے علاقے ہم نے خالی کرائے ہیں؟ یہ خود گواہی دیں گے۔ ہماری حکومت کو اس کا بالکل پتہ ہے، ہمیں علم ہے اور زیادہ تر علاقہ جو میرے حلقے میں بھی ہے اور ہم اپنے حلقے میں باوجود اس کے کہ ہمارے ووٹر بھی ہیں، مگر ہم ان کی پرواہ نہیں کرتے، جو بھی جہاں پر لینڈ مافیا ہے، اس کے خلاف ہم ایکشن بھی لیتے ہیں اور ہم جیل بھی ان کو بھیجتے ہیں۔ انور خان صاحب اور محمد علی خان نے بجلی کی بات کی ہے تو وہ تو Automatically

سارے پاکستان کا یہی حال ہے اور اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ لوڈ شیڈنگ اور جتنی زیادہ ہو رہی ہے اور اس حالت میں اور جب ہم ان سے بات کرتے ہیں تو آپ کے علم میں کہ کل بھی ان کی موجودگی میں میرے خیال میں کوئی بات ہوئی تھی۔ آج تو ہمارے تربیلہ میں بجلی کی جو ہماری جنریشن ہے، وہ بھی آج بہت کم ہوگئی ہے، پانی کم ہے، پانی سے جو ہے، ہمارا تربیلہ صرف بجلی نہیں پیدا کرتا بلکہ وہ ہم ایریگیشن کیلئے بھی استعمال کرتے ہیں، ایریگیشن کے ٹائم کیلئے بھی (پانی) بند کرنا پڑتا ہے تاکہ پانی اتنا جمع ہو کہ جس وقت ہمارے اوبہ خور کا وقت آجائے تو اس کو ہم اس طریقے سے پانی بھی دے سکیں، تو اس وجہ سے Shortage ہے، اس پہ ہم Commitment کرتے ہیں کہ اس کو ہم انکار نہیں کرتے مگر کوشش کریں گے کہ یہ کم سے کم ہو تاکہ علاقے کے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ میرے بھائی نے یہ جو بات کی ہے، اس ٹنل کی تو اس پہ کام تقریباً فائنل ہو گیا ہے اور میرے خیال میں کل پرسوں میں نے خود پڑھا تھا، عالمگیر خان نے کہا تھا کہ انشاء اللہ اس پہ جلد کام شروع ہو گا مگر وہاں پہ اب برف پڑ گئی ہے، اس کی وجہ سے برف کے بعد جب بھی ہوا، پھر پیسے اس کیلئے مختص کر دیئے گئے ہیں اور انشاء اللہ جلد سے جلد اس پہ کام بھی شروع ہو گا۔ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ جہاں پر میرے بھائی نے کہا ہے کہ وطن کارڈز ابھی تک نہیں پہنچے تو ہم معلومات کریں گے کہ کیوں نہیں ہوا؟ کیونکہ جب کوہستان میں پہلی دفعہ جو فلڈ آیا تھا تو ہم گئے تھے اور وہاں وزیراعلیٰ صاحب نے By hand سب لوگوں کو پیسے دیئے تھے اور یہ بھی ہمارے ساتھ تھے اس وقت، تو اب وطن کارڈز کی بات بھی پوچھیں گے کہ کیا ان کو وطن کارڈز اب تک ملے اگر نہیں ملے تو انشاء اللہ جلد سے جلد ان کو وطن کارڈز بھی مل جائیں گے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب، فرسٹ۔ اس کے بعد ثاقب اللہ خان، اس کے بعد آپ۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سپیکر صاحب، ستا سو شکریہ۔ بشیرخان خبرہ اوکړہ پہ لوډ شیډنگ باندے، ھغے نہ پس خود خبرے څہ دغہ پاتے نہ شو خو زہ د دے ھاؤس او خاص کر پہ دیکبنے موجودہ کوم مشران ناست دی، د دوئ توجہ هم دے لوډ شیډنگ طرف تہ راوړمہ او پرون پہ دے سلسلہ کبنے میټنگ هم پہ اسمبلئ کبنے شوے وو۔ جناب عالی! مونږ لوډ شیډنگ منو، زمونږ دا معلومات دی چہ اوبہ نشتہ دے یا پہ دیکبنے مطلب نور څہ کمے دے خو دا خو نہ منو چہ

چوبیس گھنټو کښې ، چهتیس گھنټې زما په حلقه PK-10 باندې لوډ شیډنګ دې۔ دا کوم ظلم روان دې په دې ملک باندې ، دا واپډا چه کومه ده ذمه واره ده او دا غواړی چه جمهوری حکومت د پښتنوحکومت د پاره مسائل پیدا کوی۔ نن هم هلته دا دې په بډه بیره باندې جلوس راوتې دې او پولیس هم راوتې دې ، لاء اینډ آرډر سیچویشن ډیر خراب شوې دې۔ زه دا منم چه لوډ شیډنګ دې ، زما په حلقه باندې د لسو گھنټو په ځائے پندره گھنټې وی او آخر چوبیس گھنټې چه مونږ له په Village کښې جینکئ، ماشومان وی، هلکان طالبعلمان نشی تیاریدې ، خلق راته کنځلے کوی چه څه شوه ستاسو هغه بجلی، څه شوه ستاسو هغه خپله خاوره؟ او دا ټولے خبرے دی، په دې باندې دې مشرانو ته دا خواست کوم چه کښینئ او کمیټی جوړه کړئ۔ څومره کرپشن چه په واپډا کښې کیږی، د لائن مین نه واخله د ایس ډی او پورې ټول کرپټ خلق ناست دی۔ د لس لس کاله نه په یو یو سب ډویژن باندې ناست دی، یو یو سټیشن باندې ناست دی او هغوی کرپشن کوی۔ زما په حلقه کښې دوه سوه بهټئ دی او هر یو بهټئ نه، زه ثبوت ورکوم چه د هرې یو بهټئ نه هر یو لائن مین دو دو هزار روپئ Per month، مطلب دې Collection کوی او هغه رسوی۔ زه بالکل ثبوت ورکوم چه کله تاسو وایئ، زه هغه پیش کومه۔ زما دا یو خواست دې چه اخر څه ظلم شوې دې چه دومره لوډ شیډنګ؟ چه ماشوم سبق نه شی وئیلے ، اودس نه شی کیدې ، جماتونه زمونږ بند شو، حجرې زمونږ بند شوې او د بجلئ په وجه ډاکے زیاتې شوې او بیا هغه علاقه چه PK-10 Militancy کښې څومره قربانیانې ورکړې ، یو Militancy ده بل طرف ته لوډ شیډنګ دې ، اخر مونږ چرته لاړشو؟ دا زما دې ټولو مشرانو ته خواست دې چه په دې باندې کښینئ او په دې باندې پوره اجتماعی یو خبره کول پکار ده چه دا بلا چه کومه ده چه دا ختمه شی۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جی ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ (تالیاں) ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ زما خیال دې چه کوم میسج مونږه ورکول غواړو

ستاسو په وساطت سره سر، هغه ډپټی سپیکر صاحب اوویلو جی خو زما حلقه کښې سر، یو بل پرابلم دے۔ زمونږ حلقه کښې د اړو مسئله ده، اړے ئے ایښی دی جی، په هغے کښے دا دوه درے گهنټے چه کله بجلی راشی نو سر، بلب پرے نه شئ تاسو لگولے او هر پینځه منټه، یو منټ، دو منټه پس ټکه ټوکه روان دی جی، خلقو ته جی، د مخ وینځلو اوبه ورسره نشته دے، د څښکلو اوبه نشته دے جی، واحده زما حلقه ده جی چه شیخان یونین کونسل شو، سلیمان خیل شو، ماشو گگر یونین کونسل شو جی، دا دریمه څلورمه ورځ ده چه هغوی په سړکونو رااوځی لگیا دی خو سر، هلته اوبه نشته دے د څښکلو، ایریگیشن ټیوب ویلے هسے هم د اوبو تاسو جی، مونږ سره مهربانی کړے وه، د باړے اوبو باندے تاسو او مونږ دوه درے میټنگز چیئر کړل خو هغه هم نه راځی، د ایریگیشن ټیوب ویلز دی، هغه بند دی او چه کله بجلی راشی، د هغے دومره وولټیج کم وی چه په هغے باندے ایریگیشن او دا نور پبلک هیلتھ والا ټیوب ویلے نه چلیږی۔ جناب سپیکر صاحب، چه څنگه ډپټی سپیکر صاحب خبره اوکړله مونږ هم دا خبره کوؤ چه لوډ شیډنگ ټول پاکستان کښے دے، مونږ ئے منو خو دا ده چه کله تاسو بجلی پریږدئ نو دومره خو ئے پریږدئ چه خلق ټینکیانے خو ډکے کړی کنه جی۔ که د ایرگیشن اوبه وی چه هغه اوبه خور خو اوکړی کنه نو جناب سپیکر صاحب، زما ریکویسټ دا دے چه دلته کښے تاسو د دے هاؤس یو سپیشل کمیټی جوړه کړئ او په هغے کښے دا مشران راولئ چه مونږ ته دا دغه اوکړی۔ د غلا خبره کیږی، مونږه ورته بار بار دا وایو چه تاسو مونږ سره راشئ چه مونږ درسره کمک کوؤ چه کوم زمونږ ملگرے تاسو سره په دغه باندے کار نه کوی، ملگرتیا نه کوی، په غلا کښے مونږ هغه سره نه یو۔ ما سر، خپله دوه کاله، درے کاله مخکښے دوئ ته د گیاره هزار میټرو ریکویسټ کړے وو جی، تر نن ورځے پورے رانغلو جی۔ ستاسو په چیمبر کښے د دوئ چه نوے چیف ایگزیکټیو راغلو، ما ستاسو په مخکښے خبره اوکړه چه تاسو د کنډو خبرے کوے، مونږ چه درنه میټرے غوښتے دی څه چل اوشو سر؟ ستاسو په مخکښے ئے راته جواب راکړو چه یره هغه زوړ چیف ایگزیکټیو وو، اوس به راشی نو دا بل چیف ایگزیکټیو هم چه راغلو نو څومره ټائم اوشولو سر؟ سر، ظلم دے جی، لوډ شیډنگ پاکستان کښے چوبیس

گھنٹو کښے بارہ گھنټے کیږی نو په مونږ باندے د اتهارہ گھنټے کیږی خو چه دا کوم وخت بجلی وی نو هغه خود راته سمه پرېږدی کنه سر۔ ډیره مهربانی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ جو آپ نے پینے۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب ایک منٹ، میں بول رہا ہوں، جب سپیکر بولتا ہے تو لوگ تھوڑا خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ سولر انرجی، یہ جو آپ نے پینے کے پانی کی بات کی ہے، واقعی تکلیف ہے، وہ تو زندگی کا ایک اہم جز ہے بلکہ پانی کے علاوہ تو زندگی ہی نہیں رہتی۔ اس دن میں نے سولر انرجی پہ بہت بڑا Display ادھر اسمبلی میں لگایا ہوا تھا جس میں کچھ اخباروں نے کچھ اچھا بھی نہیں لکھا لیکن یہ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہم چلتے ہیں۔ ہم سیاسی لوگ ہیں، ہم تو پبلک کی ٹمپریچر کو بڑی جلدی محسوس کر جاتے ہیں تو سولر انرجی پہ جو ٹیوب ویل چلانے کیلئے انہوں نے جو یونٹ کی بہت معقول قیمت پر ایک آفر کی تھی تو میں افسوس سے کہتا ہوں کہ میرے بہت معزز مشران نہیں آئے لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو مجھے تو فوری حل یہی سولر انرجی نظر آ رہی ہے جو پمپ کو بھی چلا سکتی ہے، واٹر سپلائی پمپ کو، بڑے پمپ کو اور انتہائی معقول قیمت پر۔ پھر بشیر بلور صاحب اور حکومت یہ آپس میں وہ کریں گے کہ اس کیلئے فنڈز، لیکن پہلے یہ دیکھ لیں کہ واقعی وہ کام اس سے حل ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ ظاہر علی شاہ صاحب، مختصر جی، مختصر۔ دو دو منٹ تاکہ سب کو موقع ملے۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ ابھی بشیر بلور صاحب نے الیکشن کمیشن کے دفتر کے حوالے سے بات کی، نگہت اورکزئی صاحبہ نے بات کی، الیکشن کمیشن کے دفتر میں تو وہ جاتا ہے جس کو کام پڑتا ہے لیکن یہ جو باہر روڈ ہے، اس پر ساری دنیا گزرتی ہے اور جب کبھی بھی اسمبلی کا سیشن ہوتا ہے، ایک روڈ بند کر دی جاتی ہے اور چونکہ ہمارا حلقہ نیابت بھی پشاور ہے اور ہم رہتے بھی پشاور میں ہیں تو ایک دن اجلاس ہو جاتا ہے اور دس دن ہمیں لوگوں کی الٹی سیدھی باتیں سننے کو ملتی ہیں اور لوگوں کو حقیقتاً تکلیف بھی ہے۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ کیوں اس راستے کو بند کر دیا جاتا ہے؟ اگر اتنا ہی ہمیں سیکیورٹی کا خوف ہے تو پھر یا تو اجلاس نہ بلائیں اور اگر بلائیں تو گورنر ہاؤس میں اجلاس بلائیں کہ ادھر بیٹھ کر ہم باتیں کریں۔ یہ تو بڑا عجیب سلسلہ ہے کہ پوری روڈ بند کر دی جاتی ہے اور ہم ایک سو چوبیس آدمی جو آسمان سے اترے

ہوئے ہیں، ان کیلئے سب کچھ ہے اور ساری عوام کو تکلیف میں ڈال دیتے ہیں تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اس روڈ کو مکمل طور پر کھولا جائے جو بھی ہوگا، دیکھا جائے گا۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: اسمبلی کا اجلاس تو ہم نے نہیں آپ ہی، حکومت نے بلایا ہے اور گورنر صاحب کے حکم پر بلایا ہے لیکن جہاں تک ٹریفک کا ہے، وہ پشاور کا گھمبیر مسئلہ ہے، وہ ویسے بھی ہے۔ اسمبلی کا اجلاس ہو یا نہ ہو وہ ہے۔ جناب بشیر بلور صاحب اس سلسلے میں ذرا زیادہ اچھی وضاحت کر لیں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج ہم نے جو دو کام شروع کئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے پشاور کیلئے پہلے اس طرح کبھی نہیں ہوا، ہم نے گلبہار میں ارباب سکندر خان خلیل کا جو اوور ہیڈ شروع کی ہے، یہاں پر مفتی محمود صاحب کا جو اوور ہیڈ شروع کیا ہے، Already راستے جو ہیں وہ بڑے Congested ہوگئے ہیں اور لوگوں کو بڑی تکلیف ہے، میں یہاں ہاؤس میں اگر کوئی ہمارے پولیس والے بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان کو ہدایت کرتا ہوں کہ جو بھی انہوں نے بند کئے ہیں راستے اسمبلی کے، وہ سارے کھولیں، ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں، ہمیں ایسی بات نہیں، ہم سارا دن شہر میں پھرتے ہیں تو اگر اتنی دور سے راستے بند کرتے ہیں تو میں ہدایت دیتا ہوں پولیس کو کہ کل سے، آئندہ جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہو تو کوئی بھی راستہ بند نہیں ہوگا، انشاء اللہ سارے راستے کھلے ہونگے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی جاوید عباسی صاحب۔۔۔۔۔

ایک آواز: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ودریږه چه دوئ خبرے اوکړی نو بیا جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ، آپ نے موقع دیا۔ بہت ہی اہم بات ہے جناب سپیکر، جو ہاؤس کی بھی اور جناب وزراء صاحبان کی توجہ اس پر چاہونگا جناب سپیکر، کہ لوڈ شیڈنگ والا جو معاملہ ہے، اس پر میں زیادہ بات نہیں کرونگا کہ یہ چار سالوں سے ہم بجلی کا رونا رو رہے تھے، اب تو گیس بھی چلی گئی ہے اور اب حکومت کو یہ مان لینا چاہیئے کہ ہم اس معاملے میں ناکام ہوگئے ہیں اور یہ کبھی بھی حل نہیں ہوگا اور نہ ان سے حل ہو سکتا ہے، اس پر میں بات نہیں کرونگا، یہ میرا Considered opinion ہے کہ یہ چار سالوں میں اگر نہیں ٹھیک کر سکے تو ابھی تو نزع کی گھڑی ہے بس کسی وقت۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینئیر وزیر(بلدیات): یہ جو کہہ رہے ہیں،ٹائم پورا کرنے کی، یہ۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ بلور صاحب!میں نے کبھی بھی نہیں کہا ہے کہ آپ ٹائم پورا نہیں کریں گے، آپ کیوں، آپ کو اس بات کا اندازہ کس طرح ہو گیا ہے؟اللہ کرے، آپ کو یہ اندازہ کس طرح ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی اس طرف No cross talk, no cross talk،چیئر کی طرف۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ الہامی طاقت آ گئی ہے بشیر بلور صاحب کے پاس کہ دلوں کا حال جاننا شروع ہو گئے ہیں ماشاء اللہ، یہ کوئی بڑی طاقت آ گئی ہے ورنہ میں نے تو نہیں کہا ہے کہ یہ جانے والے ہیں، میں نے تو ایسی کوئی بات ہی نہیں کی ہے، میں دعا کرتا ہوں آپ کیلئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ پوائنٹ کی طرف آ جائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ایجوکیشن کے وزیر صاحب بھی تشریف فرما ہیں، دنیا کے کسی ملک میں اگر اتنی بڑی زیادتی ہوتی تو آج ساری حکومت سارے کام چھوڑ کر سب سے پہلے اس کا حل تلاش کرتی، جناب سپیکر، ایک نہیں، دو نہیں، تیس نہیں، دو سو کے لگ بھگ سکولوں میں جناب سپیکر، اس شدید موسم میں بچے چھتوں کے بغیر زمین پر بیٹھیں کس طرح؟ یہ دنیا میں اس کی کوئی اور مثال نہیں ملتی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، کتنا بڑا ظلم ہوا اور ہم نے کئی دفعہ یہ معاملہ یہاں اسمبلی میں اٹھایا، وہ سکول جو زلزلے میں جناب سپیکر Partially damage ہوئے تھے، ٹھیکیداروں کو پیسے دے کر، آٹھ آٹھ لاکھ روپیہ دے کر وہ سکول گرائے گئے کہ نئے سکول بنائیں گے جناب سپیکر، ٹھیکیداروں کو ٹینڈرز الاٹ ہو گئے تھے، ان کو ورک آرڈر مل گیا تھا اور کئی سکول جو ہیں، ان میں 60 اور 70% کام بھی ہو گیا تھا لیکن اچانک پچھلے ڈیڑھ سال سے جناب سپیکر، وہ ایرا کا پیسہ جو چلا چلا کے ہم نے یہاں کہا بھی ہے، یہ بہت بڑی زیادتی ہے جناب سپیکر، یہ دنیا نے ان محروموں کیلئے اور ان علاقوں کیلئے پیسہ دیا تھا، جہاں جناب سپیکر، ایک قیامت خیز زلزلہ آیا تھا اور لوگوں کی لاشوں کیلئے یہ پیسہ دیا گیا تھا، بد قسمتی سے ایک ایسا ادارہ ایرا اور پیرا بنایا گیا جو ہیرا پھیری میں جناب سپیکر، اپنی مثال نہیں رکھتا، جن کی Establishment پر کروڑوں اور اربوں روپوں کا خرچہ ہے، اس کا چیئرمین جناب سپیکر بنایا گیا ہے جس کو ہیلی کاپٹر ملے ہوئے ہیں لیکن فنڈز کا پرابلم ہے جناب سپیکر، کہ ہزارہ کے اندر وہ ساری سڑکیں جن پر بائیس ارب روپے کے قریب پیسہ آنا تھا، نو ارب روپے کی Liability ہے اس وقت سکولوں کی اور سڑکوں کی، جب بھی جناب سپیکر، ہم ان

کے پاس جاتے ہیں کہ پیسہ دیں، وہ کہتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ یہاں سے ایرا والا پیسہ اٹھا کر کہیں اور لے گئی ہے۔ بشیر بلور صاحب! محترم بشیر بلور صاحب، یہ علاقہ آپ کے صوبے کا حصہ ہے، آج اتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے، آپ کے صوبے کی ایک جگہ پر، وہ پیسہ تو فیڈرل گورنمنٹ سے ہم نہیں مانگ رہے ہیں اور جناب سپیکر، دنیا نے وہ پیسہ ہمیں اس لئے دیا تھا کہ ہزاروں کے حساب سے لوگوں کی جانیں ضائع ہو گئی تھیں، شہید ہو گئے تھے اس زلزلے میں۔ جناب سپیکر وہ امانت ہمارے پاس تھی، وہ پیسہ اس صوبے سے اٹھا کر آج ملتان میں خرچ ہو رہا ہے یا کہیں اور خرچ ہو رہا ہے، ہم چلا چلا کر یہاں کہتے ہیں کہ ہمارا پیسہ ہے جناب، ان سے لیکر ان ٹھیکیداروں کی Liability مکمل کریں۔ بیاسی سے لیکر ایک سو تک سکولز جو ہیں جناب سپیکر، وہاں کے بچے، اور اپنی حکومت اس طرح Enjoy اور مستی کر رہی ہے جس سے لگتا یہی ہے کہ انہیں ان بچوں کے ساتھ، کونسی ہم زبان لائیں کہ یہاں چلائیں؟ میاں صاحب! کونسا طریقہ ہم اختیار کریں کہ آپ کے سامنے واویلا کریں کہ وہ بچے بھی آپ کے بچے ہیں جو ایک سو تیس سکولوں میں بغیر چھت کے اس شدید سردی میں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اور جناب سپیکر، وہ روڈز جو ڈیڑھ ڈیڑھ ارب روپے سے شروع ہوئی تھیں، اسی اسی کروڑ روپے سے شروع ہوئی تھیں، میں ہسپتالوں کی بات نہیں کرتا ہوں، ان سب کا کام جناب سپیکر بند ہو گیا ہے اور آج اس اسمبلی کے فلور پر یہ بات لانے کیلئے بات کر رہا ہوں، مجھے یقین ہو گیا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ ان کو اپنا حصہ نہیں دے گی۔ وہ جو ایرا کا پیسہ تھا، اٹھا کر کہیں اور لوگوں کو دے دیا گیا ہے، کون جواب دے گا، وہ جو سکول گرائے گئے ہیں کون جواب دے گا ان بچوں کی معصومیت کا جو پچھلے چھ چھ سال سے اس شدید سردی کے موسم میں جناب سپیکر، وہاں باہر پڑے ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر، آپ سے ایک معصومانہ ریکویسٹ ہے، ایک مؤدبانہ ریکویسٹ ہے کہ یہاں کے سینیئر دو وزراء یا تین وزراء صاحبان کی ایک کمیٹی بنائی جائے، ان کو لے جانا اور سارا بندوبست میرا ہو گا۔ اگر یہ اپنی آنکھوں سے ان بچوں کا حال دیکھ لیں اور جب یہاں واپس آ جائیں گے تو یہ مجھ سے زیادہ وکالت ان بچوں کیلئے خود کریں گے۔ جناب سپیکر، اس شدید موسم میں، خدا کا واسطہ ہے ہم آپ سے پیسہ نہیں مانگتے، آیا ہوا آپ کے پاس پیسہ ہے اور یہ الزام جائے گا اس حکومت پر کہ پیرا جو ہے، وہ اس وقت ڈائریکٹ پراونشل گورنمنٹ کے انڈر ہے، پیرا کا ڈی جی چیف منسٹر صاحب کے انڈر ہے اور ہم وہاں پیسے کیلئے لڑتے ہیں، تڑپ رہے ہیں کہ ہمارا آیا ہوا پیسہ جو دنیا نے ہمیں دیا تھا، اس پر ڈاکہ ڈال دیا گیا اور پراونشل گورنمنٹ اس پہ سوئی ہوئی ہے۔ آج ہمیں بتایا جائے، اگر آج ہمارے ساتھ یہ فیصلہ نہیں ہو گا تو ہم اس پر بھرپور احتجاج کریں گے،

آئندہ آنے والے دنوں میں کیونکہ ہم اپنے علاقوں میں نہیں جا سکتے، ہم اپنے کانسٹی ٹیونسیز میں نہیں جا سکتے، وہ بچے چلا چلا کر کہہ رہے ہیں کہ ہمارا کیا قصور ہے؟ میں کہتا ہوں کہ روڈوں کی پھر بھی خیر ہے اگر نہ ہو سکیں لیکن کم از کم جو سکول گرائے گئے ہیں، ایک سو تیس سکول جناب سپیکر، ان سکولوں پر کم از کم چھت ڈال دیں کہ برف کے موسم میں بچے سکول سے اپنی تعلیم حاصل کر سکیں۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب، یہ زلزلہ کس سن میں آیا تھا؟

جناب محمد جاوید عباسی: 2005 میں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تو اب یہ تین چار سال، پانچ سال کیوں آپ؟ جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، تین سال سے ہم یہاں چلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس اگر فنڈ پڑا ہے تو کیوں نہیں بناتے یہ جو کہہ رہے ہیں؟

جناب سردار حسین (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): پہلے ذرا میں بات کر لوں، میں Complete بات کروں گا سر۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: میں عباسی صاحب کی طرح تقریر نہیں کروں گا اور میرے خیال میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مسئلہ جو ہے، یہ انتہائی اہم ہے لیکن جس طوالت سے عباسی صاحب نے پیش کیا ہے، ہمیں اس پہ ذرا افسوس ہو رہا ہے۔ مجھے اس پہ خوشی ہوتی کہ اگر یہ بتا دیتے کہ کتنے سکول گرائے گئے؟ مجھے اس پہ بھی بہت زیادہ خوشی ہوتی کہ یہ بتا دیتے کہ یہ کس کی حکومت میں گرائے گئے اور سب سے بڑھ کر مجھے اسی بات پہ بڑی خوشی ہوتی کہ عباسی صاحب کو اللہ تعالیٰ ابھی بھی توفیق دے کہ یہ سکول گرائے کس نے تھے؟ اور میں اب بھی کہتا ہوں کہ ان کو پتہ بھی ہے لیکن اتنی ہمت نہیں ہے۔ آرمی والوں نے ایم ایم اے کی حکومت میں ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ کیلئے ایک سکول گرانے کا ٹینڈر جو تھا، وہ ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ تھا، آرمی والوں نے بغیر دیکھے اور مطلب ہمارے ٹھیک ٹھاک سکول گرائے ہیں اور ان کی تعداد دو سو کے لگ بھگ ہے۔ سپیکر صاحب! یہ اسی وقت کی حکومت کی ذمہ داری تھی جس طرح ابھی بد قسمتی سے ہماری حکومت میں یہ قدرتی آفت کی وجہ سے اور Militancy کی وجہ ہمارے ہزاروں سکول تباہ ہو گئے ہیں لیکن میں پہلے بھی اسی فورم پہ کہہ چکا ہوں سپیکر صاحب، کہ ماشاء اللہ آپ لوگوں کی دعاؤں سے، آپ

لوگوں کی رہنمائی سے چونکہ ہم نے 'سٹریٹیجی' بنائی، ہم نے حکمت عملی بنائی، کم از کم چار سال میں، میں ابھی یہ دکھا بھی سکتا ہوں اور یہ بتا بھی سکتا ہوں کہ ماشاء اللہ 80% جو ہمارے سکولز تھے وہ Re construction کا جو عمل تھا، وہ Complete ہو گیا ہے۔ وہ جن سکولز کا ذکر عباسی صاحب کر رہے ہیں، Earth quake کی وجہ سے وہ Non strategic سکولز ہیں ابھی اسی کیلئے ہماری دو تین میٹنگز بھی ہوئی ہیں، فارن ڈونرز سے، ڈیفنس سے ہماری بات ہوئی ہے، یورپین یونین سے بھی ہماری بات ہوئی، ہم اپنے ذرائع سے بھی، اپنے وسائل سے بھی ہماری کوشش ہے کہ ہم Saving کر لیں اور ان سکولوں کو ہم فنڈ دے دیں لیکن سپیکر صاحب، بدقسمتی یہ رہی ہے کہ اسی وقت میں، پچھلے دور حکومت میں ان سکولوں کی Re-construction کیلئے کوئی حکمت عملی نہیں بنائی گئی اسی لئے یہ سکول جو ہیں، ابھی پینڈنگ ہیں۔ انشاء اللہ میں پہلے بھی Assure کرا چکا ہوں عباسی صاحب کو اور میں ابھی بھی Reassure کراتا ہوں انشاء اللہ کہ ہم نے Seriously یہ مسئلہ لیا ہوا ہے، ڈونرز کے ساتھ ہمارے رابطے ہیں، وہ اس پہ بڑی اماؤنٹ کا جو مطلب ہے کہ جو لگبنٹ آتا ہے، وہ انشاء اللہ ہماری کوشش یہ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے انہیں سکولوں کی Reconstruction کا عمل جو ہے، وہ ہم شروع کریں گے انشاء اللہ، سپیکر صاحب۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> اتنے عرصے سے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اصل میں نماز کا وقت بھی ہو چلا ہے۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> یہ جناب سپیکر، اسلام آباد۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپ تو اسلام آباد میں رہتے ہیں تو کیوں نہیں جاتے؟ جنہوں نے گرائے ہیں، وہ تو ادھر ہی بیٹھے ہیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> نہیں جناب سپیکر، ہم تو پہاڑوں میں اپنے حلقے میں، یہ بالکل وزیر صاحب نے ٹھیک کہا، میں ان کی تائید کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے ساتھ جائیں یا مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر صاحب، ہم تو پہاڑوں میں اپنے حلقے میں، یہ بالکل وزیر صاحب نے ٹھیک کہا، میں انکی تائید کرتا ہوں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: بی بی، ایک منٹ۔ وہ مفتی صاحب کدھر گئے ہوئے ہیں، نماز پڑھنے گئے ہیں؟
جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اس میں ایک نکتہ کلئیر کرنا چاہیئے کہ یہ آرمی نے گرائے ہیں۔۔۔۔
جناب سپیکر: ہم اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں، آپ تھوڑا سا چیمبر میں آجائیں نماز کے بعد۔ جی بتول ناصر صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ ابھی جاوید عباسی صاحب نے جو نزاع کی گھڑی کی بات کی، یہ بہت غیر مناسب لفظ استعمال کیا۔ میرے خیال میں اگر ہم ایسی باتیں کریں گے، نزاع کی گھڑی تو پھر عمران خان نے (ن) لیگ کیلئے پیدا کر دی ہے لیکن اس وقت پھر یہ بھی دیکھا جائے، باتیں تو بہت ساری ہیں، چار سال (ن) لیگ کو ملے، پنجاب کو تو آئیڈیل صوبہ ہونا چاہیئے۔ بجلی اور گیس کو چھوڑ کر ہیلتھ اور ایجوکیشن اور دیگر مسائل تو حل ہونے چاہئیں، یہ کس طرح کی باتیں کرتے ہیں؟ میرا خیال ہے کہ ابھی موجودہ ہمارے ملک کی جو صورتحال ہے بڑی Critical situation ہے میموگیٹ کے حوالے سے، اس وقت ہمیں تمام جماعتوں کو Unite ہو کر ملک کی سالمیت کے بارے میں سوچنا چاہیئے، ملک کی سالمیت کی بات کرنی چاہیئے اور یہ ٹائم ہمیں اس طرح کی باتوں میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جاوید خان ترکئی صاحب، جاوید ترکئی۔
جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ جاوید ترکئی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں جواب در جواب نہیں۔ Syed Jaffar Shah Sahib, Jaffar Shah Sahib, to please move his call attention، جعفر شاہ صاحب بھی نہیں ہیں؟lapsed۔ جاوید خان ترکئی، دوبارہ، یہ بھی نہیں ہے؟۔۔۔۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: ابھی بی بی، نماز کا وقت ہو رہا ہے تو کیا کریں فائزہ بی بی، نماز کیلئے چھوڑتے ہیں؟

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: یہ تھوڑی سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: بس ایک منٹ سے زیادہ نہیں، لیٹ ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: تھینک یو، سر۔ سر، تھینک یو کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں معزز ایوان کی اور خصوصاً میڈیا کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلوانا چاہوں گی۔ ہم سب جمہوری حکومت میں رہتے ہیں اور جلسے ریلیاں کرنا ہر سیاسی جماعت کا ایک جمہوری حق ہے لیکن مجھے بڑا افسوس ہوا کہ 17 تاریخ کو ہری پور میں عمران خان کا جلسہ تھا تو سر، پورے تین گھنٹے جو شاہراہ ریشم ہے، حسن ابدال میں انٹری پہ اس کو بلاک رکھا گیا۔ میں نے فارن جانا تھا میری فلائٹ جو تھی نکل گئی، میرے ساتھ اور بھی لوگ تھے جو ائیر پورٹ جانا چاہتے تھے اور نہ صرف یہ سر، ادھر ایک پنڈی ہاسپٹل کیلئے Labor pains میں خاتون جا رہی تھی اس کو خواتین اتار کر گھر میں لے گئیں لیکن میڈیا میں بھی اسکے بارے میں کوئی نہیں بتایا گیا۔ اگر VVIP movement ہوتی ہے، پریزیڈنٹ یا وزیر اعظم کیلئے آدھا گھنٹہ اگر ٹریفک بلاک ہوتی ہے تو پورا جو میڈیا ہے وہ اس پہ فوکس ہو جاتا ہے، لیکن تین گھنٹے لوگوں نے جس قدر تکلیف اٹھائی ہے سر، لوگوں کی میرے ساتھ اور بھی ایئر فلائٹس کے مسافر تھے سب کے فلائٹس جو ہیں ان سے نکل گئی ہیں، لیکن نہ تو میڈیا نے اس کے بارے میں ذکر کیا ہے اور اس معزز ایوان کے توسط سے میں جو بھی Concerned authority ہے ان سے یہ ریکویسٹ کروں گی کہ چاہے حکومتی لوگ ہوں یا کوئی سیاسی پارٹی ہو، کسی کے جلسے کی ریلی میں جو مین شاہراہ ہے اس کو مہربانی کر کے بلاک نہ کیا جائے اور یہ جو بڑے بڑے انقلاب کے دعوے کرتے ہیں میرے خیال میں لوگوں کو تکلیف دے کر وہ کبھی انقلاب نہیں لائیں گے بلکہ وہ صحیح کہتے ہیں سونامی آئے گی اور سونامی کا مطلب ہوتا ہے کہ جب ہر چیز جو ہے وہ نیست و نابود ہو جاتی ہے، ہر چیز تباہ ہو جاتی ہے۔

21(A)

جناب سپیکر: شکریہ بی بی۔ نماز، نماز کا وقت قضاء ہو رہا ہے۔ The sitting is adjourned till 04:00 pm of Monday evening, 26-12-2011; thank you

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 26 دسمبر 2011ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری/ رکنیت

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخوا، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر سر انجام دونگا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا:

اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)